47672 ـ كيا كفار كے ممالك ميں اسلام قبول كرنے والے شخص پر ہجرت واجب ہے ؟

سوال

كفار كے ممالك ميں اسلام قبول كرنے والے شخص كا حكم كيا ہے؟
كيا وہ مندرجہ ذيل حديث كے تحت آتا ہے:
" ميں ہر اس مسلمان شخص سے برى ہوں جو مشركوں كے مابين رہتا ہے"
اوركيا اس پر ہجرت كرنى واجب ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كفار كے ممالك ميں جو شخص بھى اسلام قبول كرے اور وہ دين اسلام پر عمل نہ كر سكتا ہو، اور اس كے ليےدين كا اظہار كرنا مشكل ہو، اور عبادت كرنا ممكن نہ ہو، يا اسے اپنے دين كے متعلق فتنہ ميں پڑنے كا خدشہ ہو اور اپنى عزت محفوظ نہ ركھ سكے تو ايسے شخص پر ہجرت كرنى واجب ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ميں ہر اس مسلمان شخص سے برى ہوں جو مشركوں كے مابين رہائش اختيار كرتا ہے"

ليكن اگر وہ اپنے دين كا اظہار كرنے پر قادر ہو، اور دينى شعائر پر عمل كر سكتا ہو، اور ہجرت پر بھى قدرت ركھتا ہو تو اس كے ليے اس حالت ميں ہجرت كرنى جائز اور مستحب ہے، ليكن واجب نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى اپنى كتاب " المغنى " ميں لكھتے ہيں:

لھذا اس كے ليے (ہجرت) مستحب ہے، تا كہ وہ ان (يعنى كفار) كے خلاف جھاد كر سكے، اور مسلمانوں كى كثرت اور ان كى معاونت كا باعث بن سكے؟. اھـ

اور اگر وہ دين كے اظہار پر قادر ہو، اور فتنہ و فساد ميں پڑنے سے بھى پرامن ہو، اور دعوت و تبليغ كا كام كرے، اور مسلمان بچوں كى تعليم و تربيت كا كام كرے اور انہيں ان كے دينى معاملات سكھائے تو اسے وہيں رہنا چاہيے اور وہ وہاں سے ہجرت نہ كرے.

کیونکہ اس کے وہاں رہنے میں مصلحت ہے، اس کا ثبوت سنت نبویہ سے بھی ملتا ہے.

مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے ساتھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کچھ ایام ان کے پاس قیام کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنے اہل و عیال میں واپس جانے کا شوق رکھتے ہیں تو انہیں واپس جانے کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کے لوگوں کو تعلیم دینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ اور انہیں تعلیم دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6008) صحیح مسلم حدیث نمبر (674)

اور بخاری و مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ابو سعید خدري رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرے لیے تباہی، ہجرت کا معاملہ تو بہت شدید ہے، کیا تیرے اونٹ ہیں؟ تو وہ شخص کہنے لگا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا اس کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا: جی ہاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان بستیوں کے پیچھے عمل کرتے رہو، کیونکہ اللہ تعالی تیرے عمل میں کچھ کمی نہیں کرے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1452) صحیح مسلم حدیث نمبر (1865)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

(تیرے عمل میں کچھ کمی نہیں کرے گا)

اس کا معنی یہ ہے کہ: تم جہاں کہیں بھی رہو تیرے عمل کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی.

علماء کرام کہتے ہیں:

یہاں البحار سے بستیاں اور گاؤں مراد ہیں، عرب بستی کو بحار کہتے ہیں، اور قریۃ بحیرہ کو کہا جاتا ہے.

علماء رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اس اعرابی نے جس ہجرت کے متعلق دریافت کیا تھا اس سے مراد مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرنا اور اپنے پیچھے اہل و عیال چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں رہنا، اور اپنے اہل و عیال اور وطن کو چھوڑنا مراد تھا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدشہ محسوس ہوا کہ یہ شخص اس ہجرت کے حقوق صحیح طرح ادا نہیں کر سکے گا اور اس پر ثابت قدم نہیں رہے گا، اور اپنی ایڑیوں پر پھر جائے گا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" جس ہجرت کے بارہ میں تم دریافت کر رہے ہو اس کا معاملہ بہت شدید اور سخت ہے، لیکن تم آپنے وطن میں ہی نیکی و بھلائی کے کام کرتے رہو، تم جہاں بھی رہو گے یہ تمہیں نفع و فائدہ دیں گے، اور اللہ تعالی اس کے اجروثواب میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا. اھـ

لھذا ہجرت کا دارومدار تو دینی شعائر اور عبادت کے اظہار کی قدرت و استطاعت پر ہے، اگر کوئی شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا اور اسے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے تو اس شخص پر ہجرت کرنی واجب ہے.

اور اگر وہ شخص اپنی دینی شعائر اور عبادات کا اظہار کر سکتا ہے اور اس کے لیے ہجرت کرنا بھی ممکن ہے تو ایسے شخص کے لیے ہجرت کرنی مستحب اور جائز ہے.

اور اگر وہ شخص دینی شعائر اور عبادات کا اظہار کر سکتا ہے، اور دعوت و تبلیغ کا کام اور مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے، تو ایسے شخص کے لیے وہ وہیں رہے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا اور حکمتوں والا ہے، اللہ تعالی ہمیں اور سب کو اپنے محبوب اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

آپ اہمیت کے پیش نظر سوال نمبر (13363) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .